www.Paksociety.com

زندگی خاک نہ تھی

شیریں حیدر

تیسرا حصہ

خالو کی اچانک وفات نے ہم سب کو ہلا کر رکھ دیا، مما فون پر خبر سننے کے بعد سے مسلسل رو رہی تھیں، پاپا کو فون کیا اور انہیں اطلاع کی، انہوں نے مما سے پہلی پرواز سے ملتان کے لیے روانہ ہونے کو کہا تو مما کے ساتھ میں بھی روانہ ہوئی۔ پاپا اپنے کاروباری سلسلے میں پہلے ہی ملتان میں تھے۔ اسود کو ابھی تک شام کو بخار ہو جاتا تھا اور اسے ایسے حالات اور گرمی کے موسم میں سفر پر لے جانا مشکل تھا، مما نے کہا بھی کہ میں نہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

جاؤں مگر میں مما کو تنہا نہیں جانے دینا چاہ رہی تھی سو اسود کی دوائیں لے لیں اور ہم روانہ ہوئے۔ نیلم کی سسرالی رشتے داروں میں کوئی ایسی مصروفیت تھی کہ وہ ہمارے ساتھ نہ جاسکی مگر ہمارے پہنچنے کے تھوڑی دیر کے بعد ہی وہ بھی اپنے ڈرائیور کے ساتھ پہنچ گئی تھی۔ وہ امریکا سے اسی روز اپنی آنے والی نند کی مجبوری کے باعث تدفین کے بعد واپس چلی گئی۔ مجھے اور مما کو تین دن تک وہیں رکنا تھا، اگلے روز ہی صدف بھی لندن سے پہنچ رہی تھی مگر اسے وصول کرنے کو ہم میں سے کوئی ائرپورٹ پر نہ ہوتا، پھپھو کے گھر والوں کو اسے... ائرپورٹ سے لینا تھا۔ صدف کی طبیعت کی خرابی کا ہمیں علم ہوا تھا مگر مما کو ہم نے نہیں بتایا تھا کیونکہ مما، صدف سے مختلف انداز سے پیار کرتی ہیں، صدف خود ہی اتنا پیار کرنے والی ہے کہ اس نے مما کی ہم سب سے زیادہ محبتیں وصول کی ہیں۔

خالہ لوگوں کے سامنے دہاڑیں مار، مار کر رو رہی تھیں، ان کے ساس اور سسر کا پہلے ہی انتقال ہو چکا تھا، اب وہ اپنی سلطنت میں تنہا تھیں، روتے میں ہی وہ بین کر رہی تھیں کہ جاوید خالو نے تو انہیں ملکہ بنا کر رکھا تھا، اب وہ کس کے سر پر حکمرانی کریں گی..... کیا وہ جو کچھ کہہ رہی تھیں وہ ہمیں سنانے کو کہہ رہی تھیں یا اپنے سسرالی رشتے داروں کو..... خالو کی محبتوں کو وہ بین کر کر کے یاد کر رہی تھیں، میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ پاپا نے اپنے حالیہ دورے میں جانے ان سے کتنی بار اور کتنے بہانوں سے ملاقاتیں کی ہوں گی، مجھے خالہ کے روتے ہوئے چہرے سے بھی کراہت آ رہی تھی اور میری معصوم مما..... اپنی بہن کو سینے سے لگا کر دلاسے دے رہی تھیں، ان کے بال سمیٹ رہی تھیں، ان کی کمر کو تھپک رہی تھیں، ان کے سر سے بار، بار اتر جانے والی چادر کو ٹھیک کر رہی تھیں، ان کے سر کے بوسے لے رہی تھیں۔

''میں اب کہاں جاؤں گی آپی؟'' وہ بین کر رہی تھیں۔

''میں ہوں ناں میری جان.....'' مما نے انہیں دلاسہ دیا گویا مما انہیں اپنے گھر میں رکھنے کو تیار تھیں۔

''مما.....'' میں نے مما کو مخاطب کیا۔ ''اندر چلیں، مجھے آپ سے کوئی بات کرنی ہے!''

''یہیں بتا دو بیٹا!'' مما نے اسی طرح خالہ کے سر کو گود میں لیے ہوئے کہا۔

''مما، آپ کی دوا کا وقت ہو گیا ہے، اٹھ کر اندر چلیں اور کچھ کھا کر دوا لے لیں ورنہ آپ کا بلڈ پریشر بڑھ جائے گا۔'' میں نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنا منہ ان کے کان کے قریب ترین رکھ کر کہا۔

''اچھا نہیں لگتا بیٹا اس طرح.....'' انہوں نے بھی میرے کان میں سرگوشی کی۔ حالانکہ وہاں کان پڑی آواز سنائی نہ دے رہی تھی مگر میں نے سن لیا۔

''پلیز مما..... چند منٹ کے لیے۔'' میرے اس طرح کہنے پر مما بہانہ کر کے وہاں سے اٹھیں، میں انہیں پکڑ کر اندر لائی، زبردستی دو تین بسکٹ کھلائے اور انہیں دوا کھلا دی، اسود رو رہا تھا، مجھ سے زیادہ وہ مما سے مانوس تھا اس لیے مما اسے لے کر ساتھ لیٹ گئیں تاکہ وہ سو جائے۔ گرمی کا موسم، مرگ والا گھر اور بجلی بار، بار بند ہو رہی تھی، ہم سب گھبرا گئے تھے مگر ہم تو مجبوری کو سمجھ رہے تھے..... بچے نہیں سمجھتے۔ اسود کے ننھے، ننھے خراٹے سن کر میں مطمئن ہوئی، مما مروت میں بیٹھی ہوئی تھیں مگر جونہی انہیں کمر ٹکانے کو جگہ ملی، وہ سکون سے نیند میں چلی گئی تھیں۔ نماز کا وقت ہو رہا تھا، میں مما اور اسود کو لیٹا ہوا چھوڑ کر غسل خانے میں چلی گئی جو اس کمرے سے ملحق تھا، منہ ہاتھ دھو کر چہرے کو اپنے دوپٹے سے ہی تھپتھپا کر خشک کیا اور باہر نکلتے ہوئے میرے پیر کے نیچے کچھ آ گیا، میں نے جھک کر اسے اٹھایا، ایک کف لنک تھا جو پیر کے نیچے دب کر ٹیڑھا ہو گیا تھا، میں نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی مگر نہ کر سکی، غور سے دیکھا، مجھے سو فیصد یقین تھا مگر پھر بھی میں نے تصدیق کے لیے اپنے پاس رکھ لیا۔

مما کو خالہ کے کمرے میں سوتا ہوا چھوڑ کر میں باہر نکلی ..... خالہ کو میں نے بتایا کہ مما کی طبیعت بھی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ٹھیک نہ تھی اور وہ اسود کو لے کر ذرا کمر سیدھی کرنے کو لیٹی ہیں کیونکہ سفر کی تھکان اور پریشانی سے ان کا بلڈ پریشر زیادہ ہو سکتا تھا۔ خالہ نے کہا بھی کہ ان کے سسرالی رشتے دار اس بات پر اعتراض کریں گے کہ ایک ہی بہن ہے اور وہ بھی تدفین سے پہلے اندر جا کر سو گئی ہے مگر میں نے خالہ کی بات کو نظر انداز کیا۔ تھوڑی دیر میں سیپارے اور پنج سورے رکھ دیے گئے اور ہم پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔

میں چشمِ تصور میں اس گھر میں اپنے بچپن میں پہنچ گئی، خالو جاوید کیسے کم گو اور بے ضرر سے انسان تھے، ان کی اور میرے پاپا کی شخصیات میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ خالو، پاپا کے آنے پر بچھ، بچھ جاتے، اپنے دوستوں اور رشتے داروں کو فخر سے بتاتے کہ اتنے بڑے کاروباری اور پڑھے لکھے دانیال صاحب ان کے ہم زلف تھے اور جب بھی کاروباری دوروں پر ملتان آتے تو ان کے ہاں ٹھہرتے تھے..... جاوید خالو کا سادہ سا انداز گفتگو..... خالہ بار، بار انہیں احساسِ کمتری میں مبتلا کرتیں کہ انہیں تو ڈھنگ سے بات بھی نہ کرنا آتی تھی، دانیال بھائی جیسا لباس تھا نہ رنگ ڈھنگ اور لوگوں کو فخر سے بتاتے پھرتے ہیں کہ دانیال صاحب ان کے رشتے دار ہیں.....

''اچھا تو جاوید، لوگ یقین کر لیتے ہیں آپ کی بات کا کہ دانیال بھائی آپ جیسے آدمی کے ہم زلف ہیں؟'' وہ کھلکھلا کر ہنستیں اور جاوید خالو کھسیا جاتے۔ میں کئی بار سوچتی کہ خالہ کو اگر خالو اتنے ہی ناپسند تھے تو شادی ہی کیوں کی اور اگر شادی ان کی مرضی کے خلاف ہو گئی تھی تو بعد میں تو ان کے پاس حق تھا کہ ان کے ساتھ سے انکار کر دیتیں۔

مما جاگ کر آ گئیں..... مجھ پر خفا ہونے لگیں کہ میں نے کیوں انہیں سونے دیا تھا۔ کسی بچے کے ہاتھ پیغام بھیج کر انہوں نے خالو کے بڑے بھائی پرویز کو بلوایا، باورچی خانے میں کھڑے ہو کر انہوں نے بڑے نوٹوں کا ایک بھاری سا پیکٹ انہیں دیا، یہ رقم کھانے کے انتظامات کے لیے تھی، اصولاً تو یہ کھانا ماموں کو دینا تھا مگر ان کے مالی حالات مما جیسے نہ تھے تو غالباً مما نے خود ہی یہ فیصلہ کر لیا۔

''کھانا بہت اچھا ہونا چاہیے پرویز بھائی، آپ کا کوئی رشتے دار شکوہ شکایت نہ کرے اور نہ ہی مقدار کم ہو۔'' پرویز انکل نے شکریہ کہہ کر نوٹوں کا پیکٹ پکڑا۔

جنازہ مغرب کے ساتھ اٹھایا جانا تھا، دن خوب گرم تھا اور سانس لینی دوبھر ہو رہی تھی۔ پاپا جانے کہاں تھے، مما کے کہنے پر کئی بار کال کی تو فون بند ملا، بالآخر رابطہ ہوا اور انہیں جنازے کے وقت کا بتایا تو وہ جلد ہی پہنچ گئے۔ مما کے چہرے پر دکھ کا لیپ تھا، وہ اپنی چہیتی اور اکلوتی بہن کے غم میں نڈھال ہو رہی تھیں، تدفین کے بعد فوراً کھانے کا بندوبست تھا، ہم پنجابیوں میں ہر، ہر موقع پر کھانے پینے کا خاص اہتمام ہوتا ہے، کوئی جیے یا مرے، کھانا سب سے اہم ہوتا ہے۔ خالہ کے سسرال والے عام سادہ سے لوگ تھے، کھانے کا سارا بندوبست مما کے کہنے کے عین مطابق بہت اچھا تھا کہ مرنے والا تو چلا جاتا ہے مگر زندہ رہ جانے والوں کی ناک چھوٹی نہ ہو۔ ان کے گاؤں کے لوگ جس طرح بوٹیاں نوچ رہے تھے اسے دیکھ، دیکھ کر ان کی ذہنی پسماندگی اور ہوس کا اندازہ ہو رہا تھا۔

رات کو ہم سب صحن میں چارپائیوں پر بیٹھے تھے، میں نے پاپا سے پوچھا کہ وہ دن کو کہاں تھے اور لیٹ کیوں آئے..... اس دوڑ ملتان کے دوران کیا ان کی خالو سے ملاقات ہوئی تھی؟ پاپا نے بتایا کہ وہ اپنے کاموں میں اتنے مصروف تھے کہ بالکل چکر نہ لگا سکے۔

''آپ کہاں رہ رہے تھے پاپا.....؟ خالو کو علم ہوتا کہ آپ ملتان میں ہیں تو وہ ضرور اصرار کر کے آپ کو اپنے گھر ٹھہرنے پر مجبور کرتے۔'' میں نے اداسی سے کہا۔

''اسی لیے میں زیادہ تر انہیں اپنے پروگرام سے بے خبر رکھتا تھا.....'' پاپا نے مختصر جواب دیا۔

رات دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد محفل برخاست

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہوئی، پاپا اٹھ کر کپڑے بدلنے چلے گئے، وہ لوٹے تو میں غسل خانے میں گئی، جو قمیص وہ اتار کر گئے تھے وہ وہیں کھونٹی پر لٹکی تھی، اس کے بازو فولڈ کیے ہوئے تھے، پاپا تو عموماً قمیص کے بازو فولڈ نہیں کرتے تھے..... میری چھٹی حس نے مجھے کہا کہ کچھ درست نہ تھا، میں نے اس قمیص کے بازو کی فولڈ کھولی، ایک کف پر کف لنک لگا ہوا تھا اور دوسرا کف لنک میرے دوپٹے کے پلو سے بندھا ہوا تھا، یہ وہ کف لنک تھے جو مما نے خصوصاً پاپا کی سالگرہ پر نیلم کا پتھر لگوا کر بنوائے تھے..... میرا سارا جسم سن ہو گیا، میں مرے، مرے قدموں سے چلتی ہوئی غسل خانے سے نکلی۔

خالہ کے ساتھ ہی میرے لیے چارپائی بچھی تھی، اس پر اسود سکون سے سو رہا تھا، خالہ اس کو ہاتھ والا پنکھا جھل رہی تھیں، میں اپنی چارپائی پر تقریباً ڈھے گئی تھی..... ''خالہ جب سے پاپا ملتان آئے ہیں انہوں نے بالکل آپ کے گھر کا چکر نہیں لگایا؟''

''نہیں.....'' خالہ کا جواب مختصر تھا۔

''آپ کو تو مما نے تین دن پہلے کال کر کے بتایا تھا کہ پاپا ملتان آئے ہوئے ہیں..... اگر خالو کی طبیعت خراب تھی تو آپ پاپا کو کال کر کے بلا لیتیں۔ میرے سامنے ہی دو روز پہلے مما نے کال کر کے خالہ سے پوچھا تھا کہ پاپا نے ان کی طرف چکر لگایا تھا کہ نہیں، جواب میں خالہ نے یہی کہا تھا کہ نہیں۔

''نہیں..... تمہارے خالو کی طبیعت تو بالکل ٹھیک تھی، انہیں کوئی مسئلہ نہ تھا، بس وہی جو معمول میں بلڈ پریشر ہائی رہتا تھا، بس رات سوئے تو ٹھیک تھے، صبح جاگ کر کام پر بھی گئے، کوئی مسئلہ نہیں تھا ان کو۔'' کہہ کر خالہ پھر سسکیاں لینے لگیں، مجھے ان کی سسکیاں بھی نقلی لگ رہی تھیں، کچھ غلط تھا، کچھ تھا جو خالہ چھپا رہی تھیں۔ پاپا ان کے ہاں ضرور آئے تھے اور اس کا ثبوت میرے پاس تھا بلکہ خالو کی وفات سے قبل یا غالباً فوراً بعد آئے تھے کیونکہ وہ ابھی تک اسی لباس میں تھے جو انہوں نے اس وقت پہن رکھا ہو گا جب وہ آئے تھے، ممکن ہے کہ خالو کی وفات کا خالہ نے سب سے پہلے انہی کو بتایا ہو۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا اور سونے کی کوشش کرنے لگی، اگر ایسا تھا تو خالہ اس بات پر جھوٹ کیوں بول رہی ہیں؟

☆☆☆

صدف کا فون آیا تھا، وہ تو اڑ کر مما کے پاس پہنچنا چاہتی تھی مگر مما نے پھپھو سے کہا تھا کہ اسے اتنی گرمی میں لے کر ملتان نہیں آئیں، اتنا سفر کر کے لندن سے آئی تھی اور اس کے بعد ملتان تک کا سفر اسے تھکا دیتا، انہیں تو علم ہی نہ تھا کہ وہ پہلے ہی اسپتال سے اٹھ کر آ رہی تھی۔ اگلے روز قل تھے اور ہمیں یہ دو دن مزید وہاں گزارنا تھے، مجھ سے وقت کاٹے نہیں کٹ رہا تھا، مما کا تو حال اور بھی برا ہو رہا ہو گا، صدف تو ویسے بھی مما کی سب بیٹیوں میں سب سے زیادہ لاڈلی اور چہیتی بیٹی تھی۔ ویسے بھی مرگ کے گھر کا افسردہ اور گھٹا، گھٹا سا ماحول..... اسود بھی تنگ کر رہا تھا، پاپا سے کہہ کر قل کے دن کی فاتحہ اور ختم کے فوراً بعد کی ہی سیٹیں بک کروا لیں تا کہ واپسی پر بھی گاڑی کے تھکا دینے والے سفر کی کوفت اور وقت کے زیاں سے بچ جائیں۔

خالہ کی سسرال والے بہت اونچا، اونچا بولنے والے لوگ تھے۔ عام حالات میں بات کرتے تو بھی لگتا کہ آپس میں لڑ رہے ہوں، میں اور مما زیادہ تر ان کے بیچ بیٹھنے سے گریز ہی کرتے تھے۔ ان کا رویہ ہمارے ساتھ کافی اجنبیت کا تھا، کبھی ان سے اتنا ملنا جلنا ہی نہ تھا اس لیے وہ بھی لیے دیے رہتے تھے۔ خالو کی ایک بھتیجی جو نسبتاً بہتر لگتی تھی اور وہ خود بھی میرے ساتھ کوشش کر کے بات کر لیتی تھی۔ خالہ کے گھر کے نزدیک ہی ان کا گھر تھا، گلیوں میں سے دور پڑتا مگر چھت سے چھت ملی ہوئی تھی۔ موقع بے موقع وہ ہمارے پاس آ جاتی۔

''آنٹی کو چائے بنا دوں، آپی آپ کو کچھ چاہیے ہو تو بتائیں.....'' اس کے ساتھ کچھ اچھا وقت گزر جاتا۔

''آپ سب لوگ اتنے اچھے ہیں..... خاص طور

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پرحنا آنٹی تو مجھے بہت پیاری لگی ہیں۔'' وہ خواہ مخواہ چاپلوسی کررہی تھی۔

''شکریہ نادیہ پیاری، تم خود ہی اتنی پیاری ہو۔'' مما نے مسکرا کر کہا۔

''سچ کہوں تو تانیہ آنٹی آپ سے بالکل مختلف لگتی ہیں مجھے.....'' اس نے کہا تو مما مسکرادیں۔

''ہر شخص دوسرے سے مختلف ہوتا ہے بیٹا اور پھر ہر دیکھنے والے کی آنکھ بھی دوسروں کو مختلف انداز سے دیکھتی ہے.....'' مما نے کہا۔

''نہیں آنٹی! آپ کے چہرے پر خلوص کی چمک ہے، حالانکہ آپ تانیہ آنٹی سے کافی بڑی ہیں مگر آپ ان سے کم عمر دکھتی ہیں کیونکہ آپ میں بناوٹ نہیں.....'' وہ باتوں، باتوں میں مما کو شاید خوش کرنے کی کوشش کر رہی ہوگی مگر مجھے علم تھا کہ مما کو اپنی بہن کے خلاف ایک لفظ بھی سننا اچھا نہیں لگ رہا ہوگا مگر اس وقت مصلحتاً خاموش تھیں ورنہ وہ کوئی کڑوی بات کہتیں، بہن کا دفاع کرنے کو اس لڑکی کو وہ اس وقت ڈانٹ دیتیں تو خواہ مخواہ بات بڑھ جاتی۔

''ایک بات کی تو مجھے بالکل سمجھ نہیں آئی آپی!'' مما سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے مجھے مخاطب کیا، مما نے کروٹ بدل لی تھی اور اسود انہیں کوئی کہانی سنا رہا تھا۔

''کون سی بات.....؟'' میں نے سوال کیا۔

''دانیال انکل اس وقت گھر پر تھے جب چچا کو دل کا دورہ پڑا تھا.....'' میرے کان کھڑے ہوگئے۔

''تو بجائے چچا کو اسپتال لے کر جانے کے وہ یہاں سے چلے کیوں گئے.....؟''

''میرے پاپا؟'' میں نے آہستگی سے پوچھا، شکر ہے کہ مما کا دھیان اس طرف نہ تھا۔

''ہاں ..... دانیال انکل کی گاڑی میں نے خود دیکھی تھی صبح جب میں فجر کی نماز کے بعد چھت پر سیر کر رہی تھی..... اسی وقت وہ آئے تھے، میں سمجھی چچا آج کام پر نہیں گئے ہوں گے..... مگر بعد میں جب چچی نے کال کر کے ابا کو بتایا کہ چچا بے ہوش ہو کر صحن میں گر گئے تھے تو میں بھاگ کر چھت کے راستے آئی اور میں نے اسی وقت دانیال انکل کی گاڑی گلی میں سے جاتے ہوئے دیکھی تھی۔''

''جاوید خالو کام پر نہیں گئے تھے کیا؟'' میں نے ہولے سے پوچھا۔

''گئے تھے..... ابا نے بتایا کہ وہ کام پر سے جلدی واپس آگئے تھے اور پھر گھر آتے ہی وہ صحن میں بے ہوش ہو کر گر پڑے تھے.....'' وہ سادگی میں جو پول کھول رہی تھی اس نے میرے وجود میں ہلچل مچادی تھی، میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی، اسود، مما کو کہانی سناتے، سناتے سو گیا تھا تو مما نے کروٹ بدلی۔

''چلی گئی وہ باتونی؟'' مما نے مجھ سے پوچھا۔

میں خاموش تھی۔ ''ارے تم رو کیوں رہی ہو؟''

''خالو یاد آرہے ہیں مما.....'' اس میں ایک حرف بھی جھوٹ نہ تھا۔ جانے بیچارے، کس طرح صدمے سے دوچار ہوئے ہوں گے اور..... میں نے سینے کی گہرائی سے سانس کھینچی۔ خالہ اور پاپا کی حرکتوں نے مار ہی دیا ناں اس معصوم سے انسان کو، کتنے ہی ایسے واقعات ہوتے ہیں جن میں معصوم لوگ اپنوں کی بے وفائی کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں، میں نے دل کی گہرائیوں سے خالو کے لیے دعا کی۔

☆☆☆

صدف، مما سے لپٹ کر روئے جارہی تھی، پھپھو اسے تسلیاں اور دلاسے دے رہی تھیں، سب اسے اس کی مما سے اداسی پر ہی محمول کررہے تھے۔ ہمارے ملتان سے لوٹتے ہی نیلم بھی آگئی تھی، پھپھو کے سب گھر والے بھی..... عمر بھائی، نیلم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے، شام کو عمر بھائی بھی آگئے، کھانا کھا کر رات دیر سے وہ لوگ واپس گئے۔

دو تین دن، خاندان کے جو لوگ ملتان نہ جاسکے تھے وہ پرسہ دینے مما کے پاس آتے رہے اور ہم اتنے مصروف رہے کہ ہمیں وقت ہی نہ مل سکا کہ تنہائی میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

بیٹھ سکتے۔ اس روز نسبتاً فرصت تھی، صدف اس روز دوپہر کو میرے کمرے میں ہی آ گئی اور اسود کے ساتھ کھیلتی رہی۔ گرمیوں کی چھٹیاں مجھے نعمت لگ رہی تھیں کہ صدف کے ساتھ وقت اچھا گزر جائے گا اور مما بھی بہل جائیں گی۔ میں صدف سے اس کی بیماری کی بابت پوچھ رہی تھی تو اس نے بتایا کہ مما کی پریشانی سے وہ ڈیپریشن میں چلی گئی تھی، مما کو تو علم بھی نہ تھا کہ اس نے اس بات کا اتنا صدمہ لیا تھا۔

☆☆☆

ناہید آپی کے آتے ہی ہم ایسے حالات میں پھنس گئے کہ خالو کی وفات کے باعث وہ بیچاری کسی موضوع پر کھل کر بات ہی نہ کر سکیں۔ مجھے اسی روز ملتان جانا پڑا مگر میں رات تک لوٹ آئی تھی، خالہ کے غم نے مجھے بھی غم زدہ کر دیا تھا، مما اور فاطش تو وہیں تھیں، مجھے اپنی مجبوری کے باعث لوٹنا تھا، واپس لوٹی تو اماں نے سرزنش کی کہ میں تھوڑا رک جاتی۔

''اماں، ناہید آپی آئی ہوئی ہیں، وہ کیا سوچتیں؟'' میں نے تاویل پیش کی۔

''ناہید سمجھ دار بھی ہے اور خود بھی رشتوں کی نزاکتوں کو سمجھتی ہے..... نہ میں جا سکی نہ عمر تو کم از کم تم تو دو دن رک جاتیں۔'' انہوں نے ناراضی سے کہا۔

''چلیں اماں..... پھر چلی جاؤں گی چند دن کے بعد!'' میں نے آہستگی سے کہا۔

''اچھا بیٹھو.....'' اماں نے تھوڑی جگہ بنائی۔

''کیا حال تھا تمہاری مما کا اور خالہ کیسی تھیں، ہوا کیا تھا تمہارے خالو کو؟'' انہوں نے سوالات کیے تو میں انہیں مختصراً بتانے لگی۔ ''اٹھو اب تم آرام کرو بیٹا، سفر کی تھکان بھی ہو گی اور غم کی بھی.....'' میں اٹھنے لگی۔

''ہاں..... ذرا موقع دیکھ کر عمر سے بات جلد کر لینا، ناہید چھ، آٹھ ہفتے کے لیے ہی آئی ہے.....''

''جی اماں.....'' میں اثبات میں سر ہلاتی اٹھ گئی۔

''جب تمہاری مما لوٹیں تو ہم چکیں گے انہیں ملنے کے لیے..... پرسہ دینے۔''

''ٹھیک ہے اماں!'' میں اجازت لے کر ان کے کمرے سے نکل آئی۔ عمر سے بات کرنا کتنا دشوار کام تھا، اماں کو اس بات کا اندازہ نہ تھا۔ رات عمر سے دوبارہ بات کرنے کا مطلب تھا کہ ایک اور رات میں عمر کی ناراضی جھیلتی، یہی سوچا کہ ناہید آپی سے بات کر کے پوچھوں گی کہ کس طرح عمر سے بات کی جائے۔

''سوری نیل.....'' کمرے میں آئی تو عمر میرے انتظار میں جاگ رہے تھے۔

''کس بات کے لیے؟'' میں نے حیرت سے سوال کیا۔

''میں جا نہیں سکا تمہارے ساتھ ملتان۔'' انہوں نے شرمندگی سے کہا۔

''ارے نہیں..... اتنی گرمی کا سفر اور پھر ناہید آپی آج ہی تو آئی ہیں، آپ کی اکلوتی بہن..... وہ شاید نہ کہتیں مگر دل میں محسوس تو کرتیں ناں اور میں جو چلی گئی تھی.....''

''ایک انتہائی اہم میٹنگ کی وجہ سے جا نہ سکا حالانکہ مجھے جانا تھا۔'' وہ جواز دے رہے تھے، مجھے واقعی ان کے نہ جانے کا کوئی دکھ نہ تھا، نہ ہی میں ان کے جانے کی توقع کر رہی تھی۔ ملیحہ کے خاندانی بہو ہونے اور عمر سے طلاق ہونے کے باعث، خاندان میں جو ناراضیاں اور اختلاف ہوئے تھے، وہ بعد ازاں کسی حد تک کم تو ہوئے مگر میرا، عمر اور ملیحہ کے مشترکہ خاندان میں کسی گھر میں جانا نہ تھا، خواہ کوئی شادی ہو یا غمی۔

''ہاں، میں نے اس روز تمہیں خواہ مخواہ کچھ زیادہ ہی ڈانٹ دیا تھا.....''

''کون سے روز؟'' میں نے کروٹ بدل کر پوچھا۔

''وہ جب تم نے ناہید آپی والی بات کی تھی۔''

''کوئی بات نہیں عمر..... میں آپ کو کسی بات پر مجبور بھی تو نہیں کر سکتی، جو آپ کو اپنی بیٹی کے لیے مناسب لگے۔

''اصل میں، میں نے اس بات کا بہت دکھ محسوس کیا تھا کہ میری بیٹی کو کسی نے رد کر دیا تھا، وہ بھی میری

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اکلوتی بیٹی!''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے عمر..... کہیں بیٹی والے کسی رشتے کو رد کرتے ہیں کہیں بیٹے والے..... جہاں بیٹیاں ہوتی ہیں وہاں رشتے تو آتے ہیں، کوئی بھی رشتہ ڈال سکتا ہے، آپ کی بیٹی کو آپ سے کوئی چھین تو نہیں سکتا ناں۔''

''ہوں.....'' انہوں نے گہری سانس لی..... ''مگر تم نے تو کہا تھا کہ ببلی بھی.....''

''سو جائیں آپ اس وقت..... میں بھی تھکی ہوئی ہوں۔'' میں واقعی بہت تھکی ہوئی تھی، کم از کم اس حالت میں اس اہم موضوع پر بات نہیں کر سکتی تھی۔

''ایک بار تم ذرا کھل کر ببلی سے بات تو کرنا نیل.....'' عمر نے ہولے سے کہا۔ ''میں خود پوچھنا چاہتا تھا مگر سوچا جانے وہ میرے سامنے جھجک نہ جائے..... تم تو ماں ہو، تمہارے ساتھ وہ کھل کر بات کر سکے گی۔'' میرے دل کی دھڑکنیں خوشی سے اتھل پتھل ہونے لگیں مگر میں نے گرم جوشی کا اظہار نہ کیا۔

''دیکھتی ہوں کسی وقت موقع ملا تو.....'' میں نے بے پروائی سے کہا۔، عمر کی پل میں تولہ پل میں ماشہ والی عادت کبھی کبھار غالب آ جاتی تھی، کبھی وہ مجھے اپنے بچوں کی ماں کہہ دیتے تھے تو کبھی پوچھ لیتے کہ میں ان بچوں کے بارے میں کیوں پریشان ہوتی تھی جبکہ وہ میرے اپنے بچے بھی نہ تھے۔

☆☆☆

میں تو گویا دو حصوں میں بٹ گئی تھی، سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ پاکستان جاؤں یا نہ جاؤں..... مصطفیٰ کے ساتھ اس گرمی کے موسم میں جانا بھی ایک مشکل مرحلہ تھا اور نہ جاتی تو سوچ، سوچ کر ختم ہو جاتی۔ عابد بار، بار اصرار کر رہے تھے کہ مجھے چلے جانا چاہیے..... صدف کی بیماری..... اور خالو کی وفات تو بڑی ٹھوس وجہ تھی کہ مجھے جانا چاہیے تھا۔ اپنے کام اور گھر کے کچھ مالی مسائل کے باعث میں سوچ میں تھی کہ عابد میری اور مصطفیٰ کی ٹکٹیں لے کر آ گئے، مجبوراً مجھے چھٹی کی درخواست دینا پڑی، بغیر تنخواہ کے چھ ہفتے کی چھٹی مل سکتی تھی مگر میں اس پریشانی میں تھی کہ گھر کی mortagage کی اگلی قسط کیسے جائے گی.....

''اللہ کوئی نہ کوئی سبب پیدا کر دے گا جان..... تم ایسی چیزوں کے لیے پریشان مت ہو۔'' عابد نے تسلی دی..... میں نے بے دلی سے اپنی تیاری شروع کر دی، مما کو اچانک جا کر حیران کرنا تھا اس لیے کسی کو اپنا پروگرام نہیں بتایا، عابد نے اپنے چچازاد سے کہہ دیا تھا کہ ہمیں ائرپورٹ سے لے کر مما کے ہاں پہنچا دے۔ ائرپورٹ کے روانگی کے لاؤنج میں بیٹھے ہوئے بھی مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں یوں اچانک اور واقعی پاکستان جا رہی تھی۔

''اپنا خیال رکھیے گا عابد..... کھانے پینے کا بھی۔'' انہوں نے ہنس کر میری پریشانیوں کو اڑا دیا۔

''فکر مت کرو میری جان..... تم بالکل میری طرف سے پریشان نہ ہونا، میں خود بھی کچھ نہ کچھ کر سکتا ہوں مگر مما کی طرف کھانا کھا لیا کروں گا تاکہ تمہاری تسلی رہے.....'' عابد کو اللہ حافظ کہہ کر میں نے مصطفیٰ کو ان سے لے لیا اور روانگی کے لاؤنج کی طرف بڑھی، چند قدم چل کر مڑ کر دیکھا، میری آنکھوں میں آنسو آنے لگے، میں واپس مڑی اور بھاگ کر عابد کے پاس پہنچی.....

''بہت شکریہ عابد.....'' وہ ہنسے، میرے کندھے تھپتھپائے، مصطفیٰ کا ایک بار پھر بوسہ لیا۔

''اپنا اور مصطفیٰ کا خیال رکھنا پیاری!'' میں ان کے ہاتھ کو تھپتھپا کر روانہ ہوئی اور پھر مڑ کر نہ دیکھا۔

☆☆☆

''مما.....'' میں مما سے لپٹ ہی تو گئی۔ ''کیوں اس طرح کی بات سوچی آپ نے، کیوں میرے اتنے پیارے سے پاپا کو چھوڑنے کا سوچا آپ نے، کوئی قصور تو بتائیں پاپا کا!'' میں مما سے لپٹ کر رو رہی تھی، مجھے آئے ہوئے تین دن ہو چکے تھے اور ایک لمحہ نہیں ملا تھا جب میں ان کے پاس تنہائی اور یک سوئی سے بیٹھ سکتی، کوئی بات کر سکتی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''کیا ہوگیا تھا تمہیں.....'' مما نے الٹا مجھ سے سوال کیا۔ ''فاطش نے بتایا تھا مجھے کہ تمہیں نروس بریک ڈاؤن ہوگیا تھا اور تم اسپتال میں داخل ہوگئی تھیں؟''

''آپ میری بات کو ٹال رہی ہیں مما.....'' میں نے مصنوعی ناراضی سے کہا، میں چاہ رہی تھی کہ مما کہیں کہ انہوں نے مذاق کیا تھا مگر..... ''آپ مذاق میں کہہ رہی تھیں ناں؟''

''تم نے میری بات کا اتنا اثر لیا ہے صدف..... کیوں؟''

''بہت بڑی بات کی ہے آپ نے مما..... کم از کم مجھے وجہ تو بتائیں۔''

''دنیا میں ہر روز اتنی طلاقیں اور خلع ہوتی ہیں..... میں نے اگر تم سے بات کی ہے تو میرے پاس کچھ نہ کچھ وجہ تو ہوگی اس کے لیے..... اور کیا اس طرح کی بات مذاق میں کی جاسکتی ہے؟'' مما نے یہ کہہ کر میرا دل ہی توڑ دیا۔

''کیوں مما.....؟'' میں بھل بھل رودی۔ ''ایسا کیوں کررہی ہیں آپ؟''

''میری جان.....'' مما نے مجھے سینے سے لگالیا۔ ''کبھی کبھار زہر کا پیالہ بھی پینا پڑتا ہے..... کبھی کوئی عضو خراب ہو جائے تو کاٹنا بھی پڑ جاتا ہے، میاں بیوی کا تعلق تو یوں بھی کچے دھاگے جیسا ہوتا ہے، یہاں تو خون کے رشتے بھی کسی نہ کسی جواز پر قطع کرنے پڑ جاتے ہیں۔'' مما نے کہا۔ ''میں نے بہت سوچا، بہت سالوں سے سوچ رہی ہوں، کبھی کسی فیصلے پر پہنچتی تھی کبھی کسی پر، کوئی نہ کوئی مصلحت آڑے آجاتی تھی، تم لوگوں کا سوچتی تھی مگر اب تم سب لوگ اپنے، اپنے گھر میں آباد ہو، اب مجھے یہاں رہنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔''

''ہم تو ہیں ناں ابھی مما..... اپنے اپنے گھروں میں ہی سہی مگر آپ کے ساتھ تعلق کی ڈور سے بندھے ہوئے مما!''

''مجھ سے تو تمہارا تعلق یوں ہی رہے گا بیٹا، ختم ہوگا تو فقط میرا اور تمہارے پاپا کا ناتا!'' مما نے ہاتھ کی پشت سے اپنی آنکھیں رگڑ ڈالیں۔

''نہیں مما..... میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی کہ آپ اور پاپا کے بیچ میں کچھ غلط ہو۔'' میں رودی۔ ''پلیز مما، مجھے بتائیں، آپ سے کوئی غلطی ہوئی ہے اور کیا پاپا چاہتے ہیں ایسا یا پاپا کی کوئی غلطی ایسی ہے جو آپ معاف نہیں کرسکتیں؟'' میں نے گڑگڑا کر پوچھا۔

''میری غلطی ہوتی تو تمہارے پاپا مجھے فارغ کرنے میں ایک لمحہ بھی نہ لگاتے، عورت ہی ہے جو شوہر کی غلطیوں کو نظر انداز بھی کرتی ہے، ان سے چشم پوشی بھی کرتی ہے اور ان کی پردہ داری بھی.....''

''کیا غلط ہوا ہے مما؟'' میں نے آنسو خشک کیے۔

''ہو تو کب سے رہا ہے.....'' مما نے کہا۔ ''اب نیا یہ ہوا ہے کہ میری برداشت ختم ہوگئی ہے۔''

''کیا پاپا..... آپ پر ہاتھ اٹھاتے ہیں؟'' میرے خیال میں یہی ایک ٹھوس وجہ ہوسکتی ہے کہ عورت اس حد تک سوچ سکتی ہے۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا۔

''ہاتھ اٹھانا..... اتنی بڑی بات نہیں ہے جان.....'' مما نے کہا۔ ''جس مرد کو ہاتھ اٹھانے کی عادت ہو اس کی بیمار رگ کو کسی نہ کسی طرح عورت جان جاتی ہے اور اگر وہ عقلمند ہو تو اس کی نوبت نہیں آنے دیتی، جہاں مرد بغیر کسی وجہ کے عورت پر ہاتھ اٹھاتے ہیں، ان کی بیماری کا کوئی علاج نہیں.....'' مما نے کہا۔

''میں جانتی تھی مما کہ پاپا آپ پر ہاتھ نہیں اٹھاتے ہوں گے..... میرے نرم دل پاپا کسی پر بھی ہاتھ نہیں اٹھاسکتے۔'' میں نے پورے مان سے کہا تھا۔

''مگر سمجھ میں نہیں آرہا کہ انہوں نے کیا برا کیا ہے آپ کے ساتھ جو آپ نے اس حد تک سوچ لیا؟''

''تم سمجھ نہیں پاؤ گی کہ ایک وفادار بیوی کے ساتھ مرد کیا برا کرسکتا ہے؟''

''پاپا شک کرتے ہیں آپ پر مما؟'' میں چیخی، میں جانتی تھی کہ میری مما کتنے مضبوط کردار کی عورت تھیں اور ان پر پاپا تو کیا، کوئی بھی انگلی نہیں اٹھاسکتا تھا۔

''مجھ پر شک کرلیتے تو بھی اتنا برا نہ لگتا مجھے.....''

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

مما نے ایک اور پہیلی نما جواب دیا۔

''تو پھر کیا آپ کو پاپا پر شک ہے؟'' میں نے پوری کوشش کی کہ میں چلاؤں نہیں۔

''پہلے شک بھی نہیں ہوتا تھا.....'' مما نے گہری سانس لی۔ ''پر اب پورا یقین ہے۔'' مما نے چھوٹا سا پٹاخا چھوڑا مگر میں دہل گئی، ان کا چہرہ دیکھنے لگی جس پر کرب کے آثار تھے۔

''پاپا کے کسی اور عورت کے ساتھ تعلق کا شک ہے آپ کو؟'' میں نے سوال کیا اور دعا کی کہ مما کہیں، نہیں۔

''تمہارے پاپا.....'' وہ رکیں۔ ''تمہارے پاپا کو.....'' ان کا فقرہ پھر ادھورا رہ گیا۔ ''تمہارے پاپا ایک مریض ہیں میری جان۔''

''کیا بیماری ہے پاپا کو؟'' میں نے سرگوشی میں سوال کیا، دل تیزی سے دھڑکنے لگا، کیا بیماری ہو سکتی ہے پاپا کو کہ مما ان سے خلع لینے کو تیار تھیں..... ٹی بی، کینسر..... ایڈز؟ میں نے خود ہی سب کچھ سوچ ڈالا۔

''وہ ذہنی مریض ہیں.....''

''اوہو.....'' میں نے تاسف سے کہا۔ ''ویسے لگتا تو نہیں مما..... اور پھر ذہنی امراض کا تو علاج ممکن ہے، اس کے لیے آپ ان کو چھوڑنے کو تیار ہیں؟'' مجھے دل میں مما پر دکھ ہوا کہ وہ ایسی وفادار بیوی اور ایسی حالت میں پاپا کو چھوڑنا چاہ رہی تھیں جب وہ کسی پریشانی کے باعث ذہنی مریض بن گئے تھے اور مما بجائے ان کا سہارا بننے کے، ان کا ساتھ دینے کے، گھبرا کر ساتھ چھوڑنے کو تیار تھیں۔ میرا سر دکھنے لگا، آنکھیں بوجھل سی ہونے لگیں، مما پر اتنا افسوس ہوا تھا کہ اس وقت ان سے کہیں دور چلے جانے کو دل چاہ رہا تھا، میرے منہ سے بے معانی سے الفاظ نکلنے لگے، مما گھبرا کر مجھے آوازیں دے رہی تھیں، انہوں نے میرا سر اپنی گود میں رکھ لیا تھا، میرے اندر سکون کے بجائے بے چینی دوڑنے لگی، میں کوشش کر رہی تھی کہنے کی کہ مجھے چھوڑ دیں مما..... مگر میرے منہ سے کچھ آواز نہیں نکل رہی تھی، غنودگی سی طاری ہو رہی تھی، مما چیخ، چیخ کر کسی کو بلا رہی تھیں اور میں سو رہی تھی.....

☆☆☆

''مجھ سے ناہید آپی نے بات کی ہے دوبارہ نبیل اور بلی کے رشتے کے لیے.....'' عمر میری طرف ہی دیکھ رہے تھے اس لیے نظر نہیں چرائی جا سکتی تھی۔

''اچھا! کب؟'' میں نے سوال کیا۔

''آج جب میں ان کو ان کی سسرال چھوڑنے جا رہا تھا، نبیل بھی ساتھ ہی تھا.....'' عمر نے جواب دیا۔ ''بلکہ نبیل انتہائی شرمندہ تھا اور معافی مانگ رہا تھا۔''

''آپ سوچ لیں، اماں سے مشورہ کر لیں..... جو آپ کو مناسب لگے!''

''اماں تو شروع دن سے اس رشتے کی خواہش مند ہیں۔ بلکہ ممکن ہے کہ ناہید آپی کے دل میں یہ خیال انہوں نے ہی ڈالا ہو۔''

''بلی کی ماں سے بھی بات کر لیں آپ!'' میں نے رائے دی، بلی کی زندگی کا اہم ترین فیصلہ تھا، اس کی پیدائش کرنے والی ماں کا بھی تو کوئی حق بنتا تھا۔

''بلی کی ماں سے ہی بات کر رہا ہوں۔'' انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ ''تمہیں کوئی شک ہے اس کی ماں ہونے میں؟'' میرا سیروں خون بڑھ گیا، میں خاموش تھی۔ ''پوچھا ہے کچھ تم سے نیل پیاری!''

''مجھے تو کوئی شک نہیں عمر..... آپ ہی کبھی کبھار شک میں پڑ جاتے ہیں۔'' میں نے نرمی سے کہا۔ ''یوں بھی ملیحہ نے اسے جنم دیا ہے، اس سے پوچھنا آپ کا فرض ہے، آپ نہ سہی، اماں پوچھ لیں۔''

''اس نے صرف جنم ہی دیا ہے اپنے بچوں کو نیل، اس کی ان بچوں سے کوئی جذباتی وابستگی ہے نہ ذہنی ہم آہنگی، ان بچوں نے ہر خوشی اور تکلیف کو تمہارے ساتھ ہی شیئر کیا ہے، انہوں نے ہمیشہ تمہیں ہی اپنی ماں سمجھا ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ملیحہ ہی ان کی حقیقی ماں ہے..... کیا تم نے ان میں سے کسی کو بھی ملیحہ کو یاد کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا کسی کو اس سے بات کرتے ہوئے سنا ہے، کیا انہوں نے کبھی ماں کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کسی بات کا حوالہ دیا ہے؟''

''کیوں؟'' میں نے واقعی سوچا کہ ایسا ہی تھا۔

''کیا آپ نے ان کو منع کر رکھا ہے میرے سامنے ماں کی بات کرنے سے؟''

''ارے نہیں.....'' وہ ہنسے۔ ''تم نے انہیں ان کی ماں کا بہترین نعم البدل دے دیا ہے نیل!'' میرے گال لال ہوگئے۔ ''تم ایک سمجھدار اور پڑھی لکھی عورت ہو، فراخ دل ہو، کھلا ذہن رکھتی ہو..... تم نے ان بچوں کی شخصیات کو مثبت بنایا ہے، وہ فقط تمہارے بارے میں ہی نہیں بلکہ ہر چیز کے بارے میں مثبت سوچتے ہیں۔''

''بس کریں عمر.....'' میں شرما گئی، عمر نے اتنا کھلا اعتراف کب کیا تھا بھلا اس دن سے پہلے۔

''تو پھر کیا کہتی ہو تم میرے سوال کے جواب میں؟'' عمر نے پھر سوال کیا۔

''میرا دل تو کہتا ہے کہ بنیل، ببلی کو بہت خوش رکھے گا۔'' میں نے کہا۔

''صرف نبیل کا ببلی کو خوش رکھنا اہم نہیں..... ببلی کا بھی نبیل کو خوش رکھنا بھی اہم ہے نیل..... ورنہ میری کہانی دُہرائی جائے گی ایک دفعہ پھر.....''

''اللہ نہ کرے!'' میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔

''اللہ تعالیٰ ان دونوں کو آپس میں ہمیشہ خوش رکھے۔''

''اچھا میں سمجھا کہ تم کہنا چاہ رہی تھیں.....'' عمر کے چہرے پر شرارت تھی۔ ''اللہ نہ کرے کہ ایک اور نیلم، عمر کے تیرِ نظر کا شکار ہو جائے۔'' ان کا قہقہہ سننے کے لائق تھا، مَیں فقط مسکرا دی، کئی زخموں کے ٹانکے کھلنے لگے تھے۔

''تو پھر کب ارادہ ہے ناہید آپی کا؟'' میں نے بات کا رخ بدلا۔

''ارے ہاں، کل تو وہ تمہاری مما کے پاس جانا چاہ رہی ہیں، خالو کی وفات کا افسوس کرنے کے لیے۔'' عمر کو یاد آیا..... ''ویسے ایک بات پوچھوں نیلم؟''

''جی فرمائیں؟'' میں نے مزاحیہ انداز میں کہا۔

''میں دو ایک بار ہی ملا تھا تمہارے خالو سے، اور خالہ سے تو کئی بار ملا ہوں.....'' وہ رکے۔

''اچھا تو؟'' میں نے پوچھا۔

''مجھے کہنا تو نہیں چاہیے مگر.....'' وہ کچھ کہتے، کہتے رک گئے۔ ''اتنی بے جوڑ شادی میں نے آج تک نہیں دیکھی..... میری ملیحہ کے ساتھ بے جوڑ شادی سے بڑھ کر مجھے تمہارے خالہ اور خالو بے جوڑ لگے۔'' عجیب حیرت ناک سی بات کی تھی عمر نے۔

''کیوں؟ بے جوڑ کس طرح لگی آپ کو شادی؟'' میں نے سوال کیا۔

''بس تمہاری خالہ اور طرح کی ہیں اور خالو بالکل گائے جیسے تھے بیچارے.....''

''خالہ کیا اور طرح کی ہیں؟'' میں نے حیرت سے پوچھا، دل میں مجھے ان کا اس طرح کہنا برا بھی لگا۔

''بھئی ناراض نہ ہو، خالہ ہیں تمہاری..... معذرت کے ساتھ تبصرہ کر رہا ہوں..... مگر رشتے میں وہ میری خالہ ساس ہیں..... مگر..... مجھے ان کی نظر میں اس رشتے کی مناسبت سے کچھ بھی درست نہیں لگا۔''

''خالہ ساس تو ہیں رشتے میں مگر وہ ہم سے عمر میں چند سال ہی بڑی ہیں اور مما، پاپا انہیں بیٹی کی طرح سمجھتے ہیں تو وہ بھی ہمارے ساتھ ہماری بہنوں کی طرح ہی ہیں..... خالہ تو وہ بس نام ہی کی ہیں۔'' میں نے خالہ کے اس رویے کا دفاع کیا جو عمر نے محسوس کیا تھا۔

''اچھا چلو.....'' عمر نے بات پلٹی۔ ''سو جاؤ اب اور صبح ناہید آپی سے بات کر کے پروگرام بنا لینا اپنی مما کی طرف جانے کا، اماں بھی غالباً جانا چاہتی ہیں۔'' وہ کروٹ لے کر سو گئے مگر مجھے ان کی خالہ کے بارے میں رائے اور ان کے بارے میں بات کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔ مما سے کہوں گی کہ وہ خالہ کو سمجھائیں کہ کچھ رشتوں میں احترام اور فاصلے تقاضا ہوتے ہیں، سو وہ آئندہ عمر کے ساتھ محتاط رویہ اختیار رکھیں، جانے ان کی کس بات سے عمر نے ایسی رائے قائم کی تھی۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آئے تو وہ سب لوگ خالو کا افسوس کرنے کے لیے تھے مگر فاتحہ کے بعد سارا وقت موضوع میری ذات رہی، مجھے اچھا نہیں لگا، عمر بھائی کی ناہید آپی مجھ سے میری گزشتہ شادی، اسود، اس کے باپ اور میری ملازمت کے بارے میں باتیں کرتی رہیں، ان کی والدہ مما کے ساتھ بات کر رہی تھیں اور نیلم، صدف کے کمرے میں اس کے پاس تھی جو ایک بار پھر اسپتال سے لوٹی تھی، مما کے ساتھ بات کرتے، کرتے اسے جانے کس نوعیت کا دورہ پڑا تھا کہ اسے فوری طور پر ایمبولینس منگوا کر اسپتال لے کر جانا پڑا، اسے ایک بار پھر ڈیپریشن کا دورہ پڑا تھا، وہ تین دن تک اسپتال میں رہی تھی، احمد بھی اس کی بیماری کا سن کر آن پہنچا تھا۔

''آگے کیا ارادہ ہے اب آپ کا فاطمش؟''

ناہید آپی نے مجھ سے پوچھا تھا۔

''ہمارے ارادوں کا کیا ہوتا ہے آپی، ساری بات تو اللہ کے فیصلوں کی ہوتی ہے..... میں نے ارادہ کرنا چھوڑ دیا ہے، سب کچھ اللہ پر ہے، میں اب کوئی منصوبہ بھی نہیں بناتی، اپنی زندگی کو اپنے بیٹے کے گرد گزارنے کا سوچتی ہوں، اسے معاشرے کا ایک مثبت فرد بنانا چاہتی ہوں، اپنے ماں، باپ کو اپنی سوچوں سے آزاد کرنا چاہتی ہوں، اسی لیے ملازمت کر کے اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے لیے کوشاں ہوں۔'' میں نے گہری سانس لی۔

''ماں باپ کی پریشانی یہ نہیں ہوتی کہ بیٹیاں اپنے پیروں پر کھڑی ہیں کہ نہیں..... ان کی پریشانی ہوتی ہے کہ ان کی بیٹیاں اپنے گھروں میں شاد اور آباد ہوں۔''

''بصد افسوس..... میں اپنے ماں باپ کو یہ خوشی نہیں دے سکی مگر کوشش کرتی ہوں کہ انہیں میری طرف سے ذرا سی تکلیف دہ سوچ نہ ملے..... درد بھی ہو تو نہیں بتاتی میں انہیں۔'' جانے کیوں میں ان سے یہ سب باتیں کر رہی تھی، شاید انہیں گُر آتا تھا گفتگو کا کہ ہمارے درمیان لگ بھگ ایک گھنٹے تک بات ہوتی رہی تھی اور وہ بھی میری ذاتی زندگی کی بابت۔

چاہتوں کا مکاں

ایک مدت سے تعمیر کر رہی ہوں میں
چاہتوں کا مکاں
جس میں کڑی سزائیں
بے التفاتی
نفرتوں کی ہر ایک گٹھڑی کو
دفن کر کے
میں نے خشتِ الفت سے
بنیاد رکھی ہے اس مکاں کی
سو جس کی بنیاد میں ہو شامل
پُرخلوص جذبے، ہزار چاہتیں
بھلا وہ مکیں اس کے اثر سے
کب تلک رہ سکتے ہیں دور اس سے
میں بھی اسی یقیں کے سہارے
گزار رہی ہوں یہ لمحے سارے
کبھی تو چھینٹیں پڑیں گی دل پر
نفرتوں کے موسم چھٹیں گے دل سے
تمہارے قلب تک میری رسائی ہوگی
تمہاری بے رحم طبیعت کو
میری محبتوں سے آشنائی ہوگی
زندہ ہوں میں اسی یقین کے سہارے
گزار رہی ہوں یہ لمحے سارے

شاعرہ: حمیرا نوشین، منڈی بہاؤالدین

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''آپ دوسری شادی کا سوچیں فاطش.....'' انہوں نے ہولے سے کہا کہ کوئی اور سن نہ لے۔ ''ایک یہی چیز آپ کے والدین کو سکون دے گی۔'' وہ مفت مشورہ دے رہی تھیں، مجھے برا لگا۔ وہ کون تھیں مجھے ایسا مشورہ دینے والی؟ اس طرح کی بات تو اتنے سال گزر جانے پر بھی نہ میرے والدین نے کی تھی نہ کسی بہن نے۔ ''ایک بہن بن کر مشورہ دے رہی ہوں، مجھے یقین ہے کہ آپ کے ماں، باپ اور آپ کی بہنیں بھی یہی چاہتی ہوں گی۔''

عشا کے لیے وضو کرتے ہوئے اس رات پہلی بار..... میں نے غور سے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا۔ اور خود سے پوچھا، کیا مجھے اشعر سے اتنی محبت تھی کہ میں نے اسے چھوڑنے کے بعد آج تک کسی اور کے بارے میں سوچا بھی نہیں؟ وہ تو اپنی دنیا بسا چکا، میں مشقت کی چکی میں تنہا ہوں، اسود ابھی اتنا چھوٹا ہے..... منزل تک کا طویل سفر کیا تنہا ہی گزرے گا؟ کسی سوال کا جواب نہیں پایا میں نے اس آئینے سے۔ نماز ختم کر کے جانماز تہ کی، اسود کو بازوؤں کے حلقے میں لے کر لیٹی، نیند کہیں روٹھ گئی تھی مجھ سے..... ''کیوں سوچ رہی ہوں ایسا میں، کیا اسود کو کوئی اور مرد قبول کر سکتا ہے جسے اس کے باپ نے بھی مجھ سے نہیں مانگا؟'' میں نے اسود کا ماتھا چوما، ایک سوچ نے ذہن کو مکڑی کے جالے کی طرح جکڑ لیا، مما اور پاپا کے درمیان جو کچھ چل رہا تھا اس کے بعد، میرا کسی اور نئی منزل کی طرف سفر کا سوچنا تو درکنار، مجھے تو اپنی باقی بہنوں کی شادیاں بھی خطرے میں نظر آ رہی تھیں۔

میرے فون پر پیغام کی ٹون بجی، میں نے فون اٹھایا، تانیہ خالہ کا پیغام تھا۔ ''تم سے ملنا چاہتی ہوں، جلد از جلد.....'' میرے دل سے نفرت کی ایک شدید لہر اٹھی تھی۔ مجھے پھر وہ مناظر یاد آنے لگے..... خالو کی بھتیجی کی باتیں یاد آنے لگیں جس نے اس صبح پاپا کو ان کے گھر سے جاتے ہوئے دیکھا تھا..... پاپا کے الفاظ یاد آنے لگے کہ اس دورۂ ملتان کے دوران ان کا چکر ہی نہ لگا تھا خالہ کے ہاں اور خالہ کے بیڈ روم سے ملحقہ باتھ روم میں پاپا کی اسی قمیص کا ایک کف لنک جو انہوں نے اس وقت بھی پہن رکھی تھی..... وہ کوئی اور ہی داستان کی کڑیاں تھیں..... جانے کب سوچتے، سوچتے میں نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

☆☆☆

چھوٹی سی تقریب تھی، صرف ہم گھر کے چند لوگ..... عمر نے ملیحہ کو بھی نہیں بلوایا تھا، بلی پچھلے ہفتے ماں سے ملنے گئی تھی اور اسے عمر نے کہہ کر بھیجا تھا کہ وہ اپنی ماں کو اس رشتے کے طے ہونے کا بتا دے۔ ناہید آپی کی سسرال سے تقریباً تیس لوگ تھے، عمر نے ایک بہترین ہوٹل میں شایانِ شان بندوبست کیا تھا، نبیل نے ہلکے سے کام والے سنہری جوڑے میں ملبوس بلی کو انگوٹھی پہنائی تو تالیاں گونج اٹھیں، بلی ہلکے میک اپ میں شرما رہی تھی، اس کے چہرے کی مسکراہٹ..... اس کی دلی خوشی کی داستان کہہ رہی تھی، عمر میرے ساتھ کھڑے تھے، ان کی نظریں بھی بلی کے چہرے پر مرکوز تھیں، میں نے آگے بڑھ کر انگوٹھی بلی کو پکڑائی، اس نے شرماتے ہوئے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے نبیل کو انگوٹھی پہنائی اور ہال ایک بار پھر تالیوں سے گونج اٹھا۔

ناہید آپی، عمر کو گلے لگا کر رو دیں، اس جذباتی منظر نے کئی آنکھوں کو بھگو دیا۔ اماں صوفے پر سے اٹھیں اور دونوں بچوں کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔ دیر تک تصویریں کھینچی جاتی رہیں، بلی اور نبیل اسٹیج پر ساتھ، ساتھ، ایک پیاری سی جوڑی، سب کی توجہ کا مرکز..... جب سب گروپوں کی تصاویر مکمل ہو گئیں تو کھانا کھایا گیا۔ میں اور عمر ہر طرف مہمانوں کو دیکھ رہے تھے اور ان سے کہہ رہے تھے کہ کھانا اچھے طریقے سے کھائیں، سکندر، حاشر اور خضر بھی سیاہ سوٹوں میں ملبوس اس روز ذمے داری کے ساتھ ہماری طرح مہمانوں کو وقت دے رہے تھے اور ان کا خیال رکھ رہے تھے۔ کھانے کے بعد باقی مہمان ایک، ایک کر کے رخصت ہوئے، ناہید آپی اس روز اپنی سسرال چلی گئیں کیونکہ وہ ان

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

لوگوں کے ساتھ ہی آئی تھیں۔

اگلے روز وہ صبح ہی واپس آ گئیں..... نبیل ان کے ساتھ نہیں آیا تھا، وہ اپنے چچا سجاد کے ساتھ گاؤں چلا گیا تھا جہاں ان دونوں نے زمینوں کے معاملات دیکھنا تھے۔ عمر دفتر چلے گئے تو لاؤنج میں، میں، اماں اور ناہید آپی بیٹھے تھے۔

''میں تمہاری بہت مشکور ہوں نیلم.....'' ناہید آپی نے کہا۔ ''اماں ہمیشہ تمہاری بہت تعریف کرتی ہیں اور عمر بھی تم سے بہت خوش ہے، اب میں بھی تمہارے قصیدہ گویوں میں شامل ہو گئی ہوں اس احسان کے بعد۔''

''کون سا احسان آپی؟'' میں نے کسرِ نفسی سے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ عمر کتنا ہٹیلا ہے، ایک بار جس بات پر نہ کہہ دے تو اس پر ہاں نہیں کہتا اور ایک بار جس شے پر انگلی رکھ دے..... اسے لیے بغیر ہٹتا نہیں..... یہ اس کی بچپن کی عادت ہے اور نبیل کے رشتے کے معاملے میں جو کچھ ہوا، میں اس پر خود بھی شرمندہ ہوں۔ دوبارہ دستِ سوال دراز کیا تو پورا یقین تھا کہ عمر کبھی نہیں مانے گا، اماں کی وہ کوئی بات نہیں ٹالتا مگر اس نے اماں کو بھی انکار کر دیا، یہ بھی جانتی ہوں کہ اسے منانے میں تمہیں کن کٹھنوں سے گزرنا پڑا ہوگا، چاہے تم لاکھ اس کی من پسند بیوی ہی سہی!'' وہ اپنے بھائی کو خوب سمجھتی تھیں۔

''میں نے جو کچھ کیا وہ کسی پر احسان نہیں آپی! معاملہ نبیل اور بیلی کی خوشی کا ہے تو مجھے عمر سے بات کرنا ہی تھی۔'' میں نے آہستہ سے کہا۔ ''اماں کو عمر نے انکار نہیں کیا تھا بس یونہی دو چار جذباتی باتیں کہہ دی تھیں ورنہ اگر اماں کو انکار کر دیتے تو میری کیا تاب تھی اس کے بعد۔''

''میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں..... وہ بہت شدت پسند ہے اور یہ شدت اس کے رویوں میں بھی ہے..... جن سے پیار کرتا ہے ان کا دل بھی بہت بری طرح دکھاتا ہے اور کمال یہ ہے اس کا کہ اسے علم بھی نہیں ہوتا کہ اس کے الفاظ کس طرح کسی کے دل پر نشتر چلاتے ہیں۔''

''ارے نہیں آپی..... عمر تو بہت پیار کرنے والے، بہت خیال رکھنے والے بیٹے، بھائی، باپ اور شوہر ہیں۔'' میں نے عمر کا دفاع کیا۔

''اس میں تو کوئی شک نہیں۔'' اماں نے کہا۔ ''وہ اچھا ہے، اچھا بیٹا، بھائی اور باپ..... شوہر اچھا نہ بن سکا کہ اس کا دل مائل نہ تھا، اسی لیے تو چار بچے ملیحہ سے ہونے کے باوجود میں نے اسے اجازت دے دی کہ اسے چھوڑ کر اپنی مرضی کی لڑکی سے دوسرا بیاہ کر لے..... زندگی ایک بار ملتی ہے اور جو اسے گزار رہا ہوتا ہے وہی جانتا ہے، اسے ناخوش دیکھ کر میرا دل تڑپتا تھا، ان بچوں پر بھی ترس آتا تھا جو مجبوری کے رشتے میں بندھے اس دنیا میں آ گئے تھے..... جانتی تھی کہ دنیا میں کوئی ایسی لڑکی نہ ہوگی جو عمر کے معیارِ نظر پر پوری بھی اترے اور عمر کے بچوں کو بھی قبول کر لے..... مگر نیلم نے ثابت کر دیا ہے کہ میری سوچ غلط تھی۔'' اماں بھی کھلے دل سے میری تعریف کر رہی تھیں۔

''بہت پیاری ہے میری بھابی، اماں!'' ناہید آپی نے مجھے ساتھ لگا لیا۔ ''ابھی مجھے تم سے ایک اور اہم کام بھی ہے نیلم!''

''اچھا وہ کیا کام ہے؟'' میرا اندازہ تھا کہ وہ اپنے اسی قیام کے دوران شادی کے لیے بھی کہیں گی۔

''آپ حکم کریں!''

''وقت آئے گا تو بتاؤں گی۔'' ناہید آپی نے بات بدل دی۔ ''ابھی وقت نہیں آیا۔''

''ویسے مجھے کچھ اندازہ ہے کہ آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔'' میں نے کہا۔

''جو بات مجھے تم سے اب کہنی ہے، اس کا اندازہ کوئی بھی نہیں لگا سکتا..... تاہم ابھی میں اس سلسلے میں کوئی بات کہہ نہیں سکتی!'' انہوں نے مسکرا کر کہا۔

''اچھا..... چلیں میں چائے بنوا کر لاتی ہوں۔'' میں اٹھ کر کچن کی طرف جانے لگی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''ویسے اماں نیلم جیسی سمجھدار لڑکی کے انتخاب پر عمر کو جتنی داد دی جائے کم ہے..... اچھی بیوی ہے، اچھی بہو اور بھابی ہے اور عمر کے بچوں کے لیے بہت اچھی ماں ثابت ہوئی ہے۔'' کاریڈور میں مڑتے ہوئے مجھے ناہید آپی کی آواز سنائی دی۔

''کیونکہ اس کے پاس ان بچوں کی اچھی ماں بننے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں ہے.....'' اماں کی آواز کافی دھیمی تھی، مجھے چلتے، چلتے بریک لگ گئی۔

''نیلم کے اپنے بچے نہیں ہو سکے کیا؟'' ناہید آپی نے پوچھا۔ ''کسی ڈاکٹر وغیرہ کو دکھاتی۔''

''ٹھیک ہو گی وہ بالکل..... کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں کی اسے ڈاکٹر کو دکھانے کی!'' اماں نے بے پروائی سے کہا۔ ''عمر خود احتیاط کرتا ہے۔''

''ملیحہ سے نہ چاہنے کے باوجود اس کے چار بچے ہو گئے اور اب کیوں احتیاط کرتا ہے..... وہ تو دس بچے بھی افورڈ کر سکتا ہے اماں، ایک بچہ نیلم سے بھی ہو جاتا، وہ بھی اپنے بچے کی ماں کی مامتا سے لطف اندوز ہوتی۔''

''جو اس کا اپنا ایک بھی بچہ ہو جاتا تو عمر کے بچے رُل رہے ہوتے پگلی!'' اماں نے خفگی سے کہا۔ ''اس کے اپنا بچہ نہیں ہوا تو ان بچوں کو توجہ مل رہی ہے، مامتا ملنا اتنا ضروری نہیں، اہم یہ تھا کہ ان بچوں کی تربیت اچھی ہو جاتی، کوئی شک نہیں کہ نیلم نے ان بچوں پر بھرپور توجہ دی ہے اور ان کی زندگیوں میں ماں کا خلا نہیں آنے دیا۔''

''آپ کو چاہیے تھا کہ آپ عمر سے کہتیں بلکہ اصرار کرتیں کہ ایک بچہ اور پیدا کر لیتا، ماں بننا ہر عورت کا فطری حق ہے، اس حق سے اسے اللہ کے سوا کوئی محروم نہیں کر سکتا۔''

''عمر کا کیا ہے.....'' اماں نے ان کی بات کاٹی۔ ''اس کا تو ذہن ہی اس طرف نہ جاتا اور چار اور بچے پیدا کر لیتا..... وہ تو میں نے ہی اس کے سامنے نیلم کے ساتھ شادی کے لیے شرط رکھی کہ وہ ملیحہ کو بھی فارغ کر دے اور دوسرا یہ کہ نیلم سے کوئی اور بچہ بھی پیدا نہ کرے..... اس کے ذہن پر تو اس وقت نیلم کے عشق کا بھوت سوار تھا، اس کی عقل ہی کہاں ٹھکانے تھی۔''

چھت گری تھی شاید مجھ پر..... میں نے چلنے کی کوشش کی مگر غالباً میری ٹانگیں ملبے تلے دب گئی تھیں۔

''ملیحہ پڑی رہتی ایک طرف، اپنے بچے خود پالتی، اسے بھی طلاق دلوا دی آپ نے..... اس کے اور بچے ہو جاتے، کوئی کمی ہے کیا عمر کو؟ کیا اس بیچاری کا دل نہیں چاہتا ہو گا کہ اس کے بھی اپنے بچے ہوں؟''

''اسے ایک کونے میں پڑا رہنے دیتا، اس کے اور نیلم کے حقوق میں برابری نہ کرتا تو روزِ قیامت اللہ کو کیا منہ دکھاتا، میں اپنے بچے کو اللہ کے سامنے شرمندہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی..... اور یوں بھی ملیحہ سے جو بچے ہیں وہ ہمارا اپنا خون ہیں، اس خاندان کی خالص نسل ہے..... نیلم سے بچے پیدا کر کے کیا ہم اپنی نسل میں کھوٹ شامل کر لیتے؟'' وہ تفاخر سے کہہ رہی تھیں۔

اپنے بیٹے کو دو بیویوں میں انصاف نہ کرنے پر اللہ کے سامنے روزِ قیامت شرمندہ نہ کرنے کی خواہش مند ماں..... اس کی بیوی کو اولاد پیدا کرنے کے حق سے محروم کرنے پر شرمندہ نہ تھی۔ مجھ سے ہلا تک نہیں جا رہا تھا، شاید کافی دیر ہو گئی تھی، میں ڈھے گئی تھی، اب کانوں میں آوازیں بھی نہیں آ رہی تھیں..... ناہید آپی کا ہیولہ نظر آیا، وہ شاید اسی طرف آ رہی تھیں..... میں نے اٹھنے کی ناکام کوشش کی، وہ گھٹنوں کے بل میرے پاس بیٹھ گئیں۔

''کیا ہوا نیلم؟'' میرے کانوں نے سنا۔

''اماں.....'' وہ چیخ کر بولی تھیں۔ ''گھنٹی بجا کر کسی کو بلائیں..... نیلم گر گئی ہے، پاؤں پھسل گیا ہے شاید یا پھر بلڈ پریشر کم ہو گیا ہے.....'' میرے اردگرد ہر طرف آوازیں ہی آوازیں تھیں، گھنٹیاں بج رہی تھیں، کوئی سائرن بجا تھا، گاڑیوں کے ہارن بھی تھے، بہت سے لوگ بھی تھے..... سفید لباسوں میں ملبوس، شاید فرشتے..... کیا میں مر رہی تھی؟ میں سو گئی تھی وہیں بیٹھے، بیٹھے، آنکھ کھلی تو کوئی اور کمرا تھا مگر عمر میرے پاس تھے،

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میرا ہاتھ پکڑ کر بیٹھے ہوئے، چہرے پر پریشانی کا لیپ!

''میں کہاں ہوں؟'' میں نے خشک ہوتے ہوئے لبوں سے سوال کیا۔

''سو جاؤ میری جان.....'' عمر نے میرے ماتھے پر بوسہ دیا۔ ''تم اسپتال میں ہو، شاید چکر آیا تھا اور تم گر گئی تھیں۔''

''ہوں.....'' میں سوچنے لگی کہ کیا ہوا تھا، سب کچھ یاد آ رہا تھا، اپنی نارسائی کا دکھ میری آنکھوں سے آنسوؤں کی صورت بہنے لگا.....

''رو کیوں رہی ہوں جان؟ کیا درد ہو رہا ہے؟'' عمر نے پوچھا تھا، ناہید آپی کمرے میں آ گئی تھیں۔

''ہوں.....'' بہ مشکل میرے منہ سے نکلا تھا، درد ہی تو تھا جس نے پوری زندگی کو اپنے حصار میں لے لیا تھا، میں بے قصور تختۂ دار پر لٹکی ہوئی تھی، بیٹے شادیاں چاہے جہاں بھی کرنا چاہیں کر لیں، خاندانی یا غیر خاندانی عورتوں سے تو قبول کر لی جاتی ہیں مگر ان سے اولاد قبول نہیں ہوتی کہ خاندان میں کھوٹ شامل ہو جاتی ہے..... آنسو لڑی کی طرح میری آنکھوں سے رواں تھے..... ناہید آپی نے بیٹھ کر میرا ہاتھ تھام لیا۔

''عمر ڈاکٹر نے کیا بتایا ہے، کیوں چکر آیا ہے اسے؟''

''ڈاکٹر کا اندازہ ہے کہ اسے کوئی شاک پہنچا ہے، تاہم کچھ ٹیسٹ کیے ہیں انہوں نے جن کی رپورٹ آنے پر ہی اندازہ ہوگا کہ کیا ہوا ہے..... مگر مجھے حیرت ہے کہ اسے شاک کس بات سے پہنچا ہوگا۔''

میں نے آنکھ کھولی، ناہید آپی میرے چہرے کی طرف ہی دیکھ رہی تھیں، شاید کچھ اندازہ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں..

☆☆☆

''کیا بات کرنی ہے آپ کو مجھ سے اکیلے میں اور جلدی؟'' میں نے چوبیس گھنٹے گزر جانے کے بعد خالہ کے پیغام کا جواب دیا، انہیں بتانا چاہ رہی تھی کہ ان کی کوئی اہمیت میری نظر میں نہ تھی۔ میرا رویہ ہمیشہ ہی ان کے ساتھ اکھڑا، اکھڑا سا رہتا تھا اور بہت کھل کر میں نے انہیں اس کی وجہ بھی بتا دی تھی مگر وہ بھی کسی ڈھیٹ مٹی سے بنی تھیں اور مما کو تو اپنی معصوم بہن پر کبھی شک ہی نہ ہوتا تھا۔

''خدا کے لیے اس طرح بات نہ کرو..... میں بہت تکلیف میں ہوں۔'' ان کا جواب آیا، مجھے خوشی ہوئی کہ دوسروں کو تکلیف دینے والوں کو بھی کوئی تکلیف ہوئی۔

''چہلم پر ملتان آئیں گے تو بات ہوگی.....'' میں نے لکھا۔

''ہاہ..... کون جانے!'' ان کا مبہم سا پیغام آیا۔

''سمجھی نہیں میں؟''

''میں تو عدت کے باعث آ نہیں سکتی..... کاش تم سمجھ سکو کہ تم سے میرا ملنا کس قدر ضروری ہے۔'' ان کا پیغام آیا، میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ دل میں بے چینی نے گھر کر لیا، جانے کیا کہنا چاہ رہی تھیں وہ..... مما سے پوچھا کہ خالہ کے پاس چلی جاؤں میں... تو انہوں نے اعتراض کیا کہ گرمی ہے اور اسود کے لیے جانا ٹھیک نہیں..... اکیلے جانا چاہوں تو چلی جاؤں۔ صدف بھی مما کے پاس تھی مگر اس کے پاس اسود کی ذمے داری چھوڑ کر جانا ممکن نہ تھا کہ وہ خود تندرست نہ تھی اور جب سے احمد آ گیا تھا اس کے بعد سے اس کا زیادہ وقت پھپھو کی طرف گزرتا تھا۔

''آپ اسود کو رکھ لیں، خالہ عدت میں ہیں اور تنہا بھی، ہم لوگ قل کے بعد سے گئے نہیں اور چہلم میں ابھی کافی دن ہیں.....'' میں نے مما کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا، کوئی ان کی چہیتی بہن کا اتنا خیال رکھے تو مما تو خوش ہوں گی۔

''چلو انتظار کر لو، جب تمہارے پپا کا کوئی ملتان کا دورہ نکلا تو تم ان کے ساتھ چلی جانا.....''

''مما میں فلائٹ پکڑ لیتی ہوں.....'' میں نے آسان حل پیش کیا۔ اسود کی تو یوں بھی چھٹیاں تھیں اور اس کی وابستگی مما کے ساتھ زیادہ تھی۔

''جس طرح تم مناسب سمجھو.....'' مما نے ہتھیار ڈال دیے، میں نے اپنی تیاری کی اور خالو کی بھتیجی نادیہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کے لیے کڑھائی والے دوسوٹ بھی خرید لیے، وہ باتونی سی لڑکی..... بڑے کام کی باتیں جانتی تھی۔

☆☆☆

ناہید آپی نے خود ہی عمر سے بات کی تھی اور ان سے درخواست کی تھی کی ایک اور تقریب رکھ کر نبیل اور بلی کا نکاح کر دیا جائے تا کہ نبیل اس کے ویزا کے لیے درخواست جمع کروا دے..... یہی ایک بات تھی جو میں سمجھ رہی تھی کہ ناہید آپی عمر سے منوانا چاہتی ہوں گی اور مجھ سے سفارش کروانا چاہتی ہوں گی۔ عمر سے خود بات کر کے انہوں نے میرے اس شبہے کی تردید کر دی تھی، اب مجھے تجسس تھا کہ انہیں اور کیا بات منوانا تھا، کسی اور بچے کا رشتہ تو ان کے کسی بچے کے ساتھ ہو نہیں سکتا تھا۔

اسپتال سے اگلے روز ہی مجھے فارغ کر دیا گیا تھا، چند سکون آور دواؤں کے ساتھ ڈاکٹر نے عمر سے کہا تھا کہ مریضہ کو خوش رکھیں، انہیں کسی بات سے فوری طور پر ایسا صدمہ پہنچا تھا جس کے باعث ایسی حالت ہوئی تھی۔ میں نے عمر کو منع کیا تھا کہ مما کی طرف یہ بات نہ پہنچے کہ میں اسپتال میں تھی، پہلے ہی صدف کی طرف سے پریشانیاں کیا کم تھیں کہ مما کو میرے بارے میں بھی اطلاع ملتی۔

''مگر مجھے بتاؤ تو سہی میری جان کہ تمہیں ہوا کیا تھا، کس بات پر اتنا صدمہ پہنچا کہ.....'' عمر پوچھ رہے تھے اور میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔

''مجھے یاد نہیں کہ مجھے کیا ہوا تھا.....'' نقاہت کے علاوہ جھوٹ بولنے سے میری زبان سوکھنے لگی تھی۔

''بس تم خوش رہا کرو..... کوئی دکھ ہے تو وہ مجھے دے دو، کھل کر بات کرو..... کیا بات تمہیں پریشان کر رہی ہے.....؟'' عمر مجھے بہلا رہے تھے اور میرے زخموں پر جیسے کوئی نمک چھڑک رہا تھا۔ ''اماں بھی تمہارے یوں بیمار پڑ جانے سے بہت پریشان ہیں۔'' دوسروں کی زندگیوں کو کٹھ پتلیوں کی طرح چلانے والی اماں بھی پریشان تھیں..... دل تو چاہ رہا تھا کہ ان کے سامنے جا کر ان سے کہوں کہ کیا دکھ ہے مجھے اور کس طرح میں عمر بھر ان کی منافقت اور ان کی سازش کا شکار ہوئی تھی مگر اس کے لیے شیر کا کلیجا چاہیے تھا۔

☆☆☆

''میں بولوں گی اور تم صرف سننا..... پھر فیصلہ کرنا!'' انہوں نے میرا ہاتھ تھام کر کہا، میرے اندر غصے کی ایک شدید لہر اٹھی، میں نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چھڑایا۔

''بات کریں آپ.....'' میں نے دانت بھینچ کر کہا۔

''میں پانچ برس کی تھی یا چھ کی..... حنا آپی کی شادی ہوئی، وہ میرے لیے ماں جیسی تھیں، اماں کے پاس کہاں وقت تھا کہ وہ مجھے سنبھالتیں، مجھ سے بڑے بہن بھائی جوان بھی تھے اور اماں ان کی ذمے داریوں میں مصروف تھیں، وہ میری پیدائش پر شرمندہ سی رہتیں..... میں تو کسی بے ضرورت سامان کی طرح اس دنیا میں آ گئی تھی۔ آپی کی شادی میرے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان جیسی تھی، میری زندگی میں ایک ایسا خلا آ گیا تھا جس کو کوئی اور پُر نہیں کر سکتا تھا، میں اپنی ذات میں تنہا ہو گئی، گھر میں کسی اور کے پاس بھی میرے لیے وقت نہ تھا۔

''آپی کی شادی کے دو سال کے بعد ابا کی اچانک ایک حادثے میں وفات نے اماں کو مجھ سے اور بھی غافل کر دیا، وہ اپنے دکھ کو سینے سے لگائے اپنے کمرے میں پڑی رہتیں اور میں اپنی ذات میں اور بھی تنہا ہوتی چلی گئی، ایسے میں آپی آتیں تو میرے لیے سانس لینا آسان ہو جاتی، آپی کی مجھ سے وابستگی کے باعث دانیال بھائی ... بھی مجھ پر بہت توجہ دیتے، میرے لیے ہر دفعہ چاکلیٹ، کھلونے اور آئس کریم وغیرہ لے کر آتے، آپی آتیں تو ان کی اور اماں کی بے شمار باتیں ہوتیں، وہ دونوں آپس میں مصروف ہوتیں اور دانیال بھائی میرے ساتھ رہتے، وہ میرے ساتھ کھیلتے، مجھے گود میں لیے بیٹھے رہتے، مجھے پڑھاتے اور جب میں تھک جاتی تو میرے ساتھ لیٹ کر مجھے سلا دیتے.....

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''آپی کے ہاں بیٹی کی ولادت ہوئی تو وہ مہینوں ہمارے ہاں رہنے کے لیے آ گئیں..... اس دوران بھی دانیال بھائی ہمارے ہاں آتے رہتے، ان کا آنا اب تواتر سے ہونے لگا، ساری توجہ حنا آپی اور ان کی بیٹی پر مرکوز کیے ہوئے میری غافل ماں نے کبھی سوچا بھی نہیں کہ کوئی ان کی معصوم بیٹی کی معصومیت سے کیسے کھیل رہا تھا، شوہر اور داماد پر اعتماد کی حد کر دی تھی میری بہن اور ماں نے.....'' وہ سسکیں۔ ''میں سات آٹھ سال کی عمر سے ان کے ہاتھوں پامال ہونے لگی..... اماں آپی کے پاس سوتیں اور مجھے مکمل طور پر دانیال بھائی کے حوالے کرتے ہوئے نہ میری ماں کے ذہن میں کوئی وسوسہ آیا نہ میری بہن کو کچھ خیال..... مجھے شروع میں سب کچھ بہت برا لگا مگر دانیال بھائی میرا اتنا خیال رکھتے تھے، میری ضروریات اور خواہشات بن پوچھے پوری کر دیتے..... اماں اور آپی ہر آئے گئے کو کہتیں کہ دانیال..... تانیہ کو بیٹی کی طرح چاہتا ہے، اس کا اپنا باپ بھی ہوتا تو اس کا اتنا خیال نہ کرتا۔

''میں نے اگر کبھی دانیال بھائی کے پاس جانے یا سونے سے انکار کیا تو اماں اور آپی سے ڈانٹ سننا پڑ جاتی کہ وہ میرا اس قدر خیال کرتا ہے، مجھ سے اتنا پیار کرتا ہے اور میں اس کے پاس جانے سے کتراتی ہوں' کاش میری ماں اور بہن اس وقت اپنی آنکھیں کھلی رکھتیں، میرا سہما ہوا وجود اور خوفزدہ چہرہ دیکھ پاتیں جس پر دانیال بھائی کی دھمکیوں کے باعث ایک مستقل زردی چھا گئی تھی، میں اپنے ہی گھر میں جو ایک لڑکی کی پناہ گاہ ہوتا ہے..... اپنی ماں اور بہن کی موجودگی میں اپنی معصومیت کھو کر انتقام کی آگ میں جلنے لگی، دانیال بھائی پہلے مجھے اچھے لگتے تھے مگر اب برے لگتے تھے، بچپن کے لالچی دل میں انہوں نے اپنی نوازشوں سے گھر کر لیا تھا، وہ مجھے ایسے، ایسے خوب صورت تحائف دیتے تھے کہ میری عمر کی لڑکیاں خوابوں میں بھی نہیں دیکھ سکتیں۔

ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری، تیسری کے بعد چوتھی بیٹی کی ولادت آپی کے ہاں ہوتی رہی، اماں خود جوڑوں کی مریضہ تھیں تو مجھے ہی آپی کے پاس بھجوا دیتیں کہ جب آپی کو اسپتال جانا ہو تو باقی بچیاں گھر پر اکیلی نہ ہوں..... مجھے بچیوں سے زیادہ دانیال بھائی کی تنہائی کا علاج کرنا ہوتا تھا..... شعور کی منزل کو پہنچی تو احساس ہوا کہ میرے ساتھ بہت برا ہوا تھا اور ہو رہا تھا، میں اس میں اپنی اماں کو خاص طور پر قصور وار سمجھتی ہوں کہ ان کو کیوں علم نہیں ہوا، انہوں نے اپنے داماد پر شک کیوں نہیں کیا اور کیوں اپنی کم عمر بچی کو اپنی شادی شدہ بیٹی کے بستر پر دھکیل دیا تھا، مائیں تو اولاد کی نگہبان ہوتی ہیں، وہ تو زمانے کے اتار چڑھاؤ اور اونچ نیچ کو سمجھتی ہیں، میری ماں کی گھاگ نظروں نے کیوں اپنی بیٹی کو پامال ہوتے ہوئے نہیں دیکھا اور جانا۔

''میں اسی طرح اپنی عمر سے کئی سال پہلے..... اس قدر سمجھ دار ہو گئی کہ اس ساری اونچ نیچ کو سمجھنے لگی، میں نے اماں سے کھل کر بات کی..... اس وقت جب مجھے علم ہوا کہ دانیال بھائی کی ساری احتیاطیں بیکار گئیں اور میں بری طرح پھنس چکی تھی، اس وقت صدف، آپی کی گود میں تھی، اماں بجائے اس کے کہ آپی کو بتاتیں یا داماد کو لتاڑتیں تاکہ وہ آئندہ باز رہے..... انہوں نے الٹا مجھے لتاڑ دیا، بے حیا... بدذات، کمینی، لالچی، بدکردار اور جانے کیا کیا کہا، میرے اندر انتقام کے شعلے اور بھی بھڑکنے لگے۔ مجھے وہ ایک گھٹیا سے کلینک پر لے گئیں اور مجھے اس ''مصیبت'' سے نجات دلا کر وہ اپنی دانست میں بری ہو گئیں، آپی سے بات نہ کرنے کو کہا کہ اس کا گھر اجڑ جائے گا، اس کی چار بیٹیاں ہیں، میاں بیوی کے درمیان تعلقات خراب ہو جائیں گے، دنیا کیا کہے گی..... میں اپنی زبان بند رکھوں تو سب کچھ ٹھیک رہے گا، اسی دوران اماں نے ایک بے جوڑ سا رشتہ قبول کر کے جاوید سے میری شادی کر دی۔

جاوید دور پار سے ابا کی طرف سے ہمارے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

www.Paksociety.com

رشتے داروں میں سے تھا، وہ بچپن سے ہی ایک کمزور اور سست سا بچہ تھا، اس کی دادی کبھی کبھار اسے ہمارے ہاں لے کر آتیں جب تک ہماری دادی زندہ تھیں..... یہ بچہ گھر کے کونوں کھدروں میں چھپتا پھرتا، اس کی شخصیت میں اعتماد کا فقدان تھا، جسمانی طور پر کمزور ہونے کے علاوہ وہ ذہنی طور پر بھی کمزور تھا، پڑھائی میں بھی اپنی عمر کے لحاظ سے کئی سال پیچھے تھا، ہم اس بچے کے ساتھ کھیلنا بھی پسند نہ کرتے تھے، دادی کا اپنی کزن سے بہت پیار تھا جو وہ دادی کو ملنے ملتان سے آ جاتی تھیں ورنہ ہمارے ہاں سے کوئی بھی ان کے ہاں نہ جاتا تھا کہ ہمارے اور ان کے معیار اور طرزِ رہائش میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ فقط ایک بار اس کی دادی کی وفات پر، دادی کے بے پناہ اصرار پر ہم ان کے ہاں ملتان گئے، اس وقت جاوید جوان تھا اور اس کے بھائیوں نے اسے سبزی منڈی میں آڑھت کا کاروبار سیٹ کر دیا تھا جسے جاوید کے ماں باپ فخر سے ہم سب کو بتا رہے تھے، واپسی پر اماں کے ماتھے کے بل ہی نہ اتر رہے تھے کہ اتنے گھٹیا رشتے داروں کے ہاں انہیں دادی کے مجبور کرنے کے باعث جانا پڑا تھا۔

جب میرے ساتھ اتنا بڑا واقعہ ہوا تو اماں کو علم ہوا کہ میں اب اس قابل تھی کہ میری شادی کر دی جائے، میری جسمانی اور ذہنی حالت کے باعث اماں کو جاوید کا رشتہ واحد مناسب رشتہ لگا تھا کہ اسے کسی بات کا فہم ہی کہاں تھا..... میں نے صاف انکار کر دیا تو اماں نے پھر آپی کو میدان میں اتارا، آپی نے مجھ سے بات کی اور منہ کی کھائی، تب انہوں نے خود ہی دانیال بھائی سے بات کی اور انہیں ذمّے داری سونپ دی کہ مجھ سے بات کریں۔ میں ان سے سخت ناراض تھی، اماں جانتے بوجھتے ہوئے بھی انہیں منع نہ کر سکیں اور یوں میں ایک بار پھر ان کے ہاتھوں مجبور ہو گئی، انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ میرا خیال رکھیں گے، مجھ سے رابطہ رکھیں گے اور جاوید سے شادی یونہی وقتی ہو گی، بالآخر تو انہوں نے ہی مجھ سے شادی کر لینا تھی، میں ان کے ہاتھوں ایک بار پھر بے وقوف بن گئی، جانتے ہوئے بھی کہ وہ میری بہن کا شوہر ہے اور اسے چھوڑے بغیر مجھ سے شادی نہیں کر سکتا.....

''مجھ پر اس وقت اس بات کا غصہ بھوت بن کر سوار تھا کہ اماں اور آپی نے مجھ پر ظلم کیا تھا، زیادتی کی تھی، میں نے ناچار اس ''عارضی'' شادی کے لیے ہاں کر دی..... جاوید سے شادی ہو کر میں ملتان چلی آئی، یہاں کچھ بھی میرے ذہنی معیار کے مطابق نہ تھا، نہ شوہر، نہ اس کا گھر، نہ خاندان اور نہ ماحول..... جبکہ ان کی تو گویا لاٹری نکل آئی تھی، ان لوگوں نے مجھے ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھا مگر میں اپنی مدھ میں تھی، جاوید کے ہاتھ لگانے سے مجھے گھن آتی تھی، کہاں خوشبوؤں میں بسے، صحت مند اور اسمارٹ' دانیال بھائی اور کہاں سوکھا مریل اور احساسِ کمتری میں مبتلا جاوید..... میں بہ مشکل اسے برداشت کرتی، زیادہ تر میکے چلی جاتی تھی۔

''دانیال بھائی ہمارے ہاں آئے اور بتایا کہ انہوں نے ملتان میں اپنا نیا کاروبار سیٹ کیا تھا اور اب ان کا آنا جانا لگا رہے گا، جاوید نے اصرار کر کے انہیں اپنے گھر رہنے کو کہا، دانیال بھائی کو ایک چور دروازہ مل گیا تھا، ہم اپنے ہی گھر میں چوری چھپے کھیلنے لگے..... سب کے سامنے مجھے تانیہ بیٹی کہتے ہوئے دانیال بھائی اور ان کو بھائی جان کہتے ہوئے ہم اپنا مکروہ کھیل جاری رکھے ہوئے تھے۔ تمہیں بھی اکثر دانیال بھائی ساتھ لے کر آتے تھے، یہ وہی دور تھا جب تم نے اپنے بچپن میں ہماری چوری پکڑی تھی، تمہارے لیے تو اس چوری کی یاد ایک حادثے کی طرح ہے مگر میرا سوچو..... میں تو خود اس عمر میں پامال ہو گئی تھی.....

''ملتان میں اپنے قیام کے دوران، جاوید کی موجودگی اور عدم موجودگی میں بھی دانیال بھائی ہمارے ہاں آتے رہتے، میرے ساس سسر سمجھدار تھے، ان کا کوئی نہ کوئی بندوبست کرنا پڑتا تھا۔ جاوید تو بہت سیدھے سادے تھے، کئی بار ملتان آتے ہی دانیال بھائی کسی ہوٹل میں بکنگ کروا لیتے تو ہم دونوں گھر سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

خریداری کا بہانہ کر کے وہاں چلے جاتے، کبھی میں کسی سہیلی سے ملنے کا بہانہ کر لیتی تھی، ہماری پینگیں اب آزادی سے ہوا میں اڑ رہی تھیں، میں ماں بھی نہیں بن سکتی تھی کہ جس مصیبت میں مجھے دانیال بھائی نے پھنسایا تھا اس مصیبت سے نجات کے دوران اس اناڑی ڈاکٹر نے مجھے ماں بننے کی صلاحیت سے ہی محروم کر دیا تھا۔

"ملتان میں چند دن رہ کر دانیال بھائی واپسی پر آپی اور بچیوں کی اداسی کا بہانہ کرتے اور مجھے ساتھ لے آتے، اپنے گھر میں بھی وہ کوئی نہ کوئی موقع تلاش کر ہی لیتے تھے، میں تو آنکھیں بند کیے، ان کی انگلی تھامے گمراہی کے راستے پر بگٹٹ دوڑ رہی تھی، حیرت ہوتی ہے کہ آپی کس مٹی کی بنی ہوئی ہیں کہ انہیں کبھی شک ہی نہیں ہوتا..... ان کے سامنے کئی بار دانیال بھائی مجھے غلط طریقے سے چھو بھی لیتے، کبھی ذومعنی بات بھی کہہ دیتے، کبھی ایسے طریقے سے میری تعریف کر دیتے..... جیسے کوئی باپ بیٹی کی کرتا ہے نہ بھائی بہن کی..... اگر کبھی میں کہوں بھی آپی سے کہ دانیال بھائی نے فلاں بات مجھ سے غلط کی ہے تو ہنس دیتیں اور کہتیں سالی اور بہنوئی میں ایسا چلتا ہے.....

"دانیال بھائی نے مجھ سے شادی کا جو جھوٹا وعدہ کیا تھا اسے بھی وفا نہ ہونا تھا مگر مجھے انہوں نے عمر بھر اپنی آدھی گھر والی بنا کر رکھا، دھڑلے سے..... اب سوچتی ہوں کہ میں نے بہت غلط کیا، اپنے ساتھ بھی، آپی کے ساتھ بھی، مجھے اس وقت آپی کو بتانا چاہیے تھا جب پہلی بار دانیال بھائی نے حد پار کی تھی مگر میں اس وقت شاید بہت ناسمجھ تھی، اس وقت بتا دیتی جب اماں کو بتایا تھا تو بھی حالات مختلف ہوتے..... اب صرف پچھتاوے رہ گئے ہیں، میرے ساس سسر بھی شک میں پڑ گئے تھے، جاوید کو بھی شاید کسی نے شک ڈال دیا تھا کہ اس روز گھر سے کام پر جانے کا کہہ کر نکلے تھے، میں نے دانیال بھائی کو مطلع صاف ہونے کا پیغام بھیج دیا اور وہ دس منٹ میں ہمارے گھر پہنچ گئے تھے، جانے جاوید کی طبیعت خراب تھی یا انہیں شک تھا، وہ لوٹ آئے، ان کے پاس باہر کے دروازے کی چابی تھی اور اندر سے دروازہ بند کرنے کی ہم نے ضرورت نہ سمجھی تھی.....

"وہ ہمیں دیکھ کر چیخے اور دانیال بھائی بوکھلا کر غسل خانے کو بھاگے، جاوید نے دروازہ پیٹا تو دانیال بھائی نکل کر بھاگے، جاوید نے انہیں عقب سے پکڑا، دانیال بھائی نے ان سے اپنا آپ چھڑانے کو زور لگایا تو جاوید اپنی جھونک میں نیچے گر گئے، میں تب تک کمرے سے اپنا حلیہ درست کر کے نکلی اور جاوید کی حالت دیکھ کر چیخنے لگی..... فوراً قریبی گھروں سے سارے رشتے دار پہنچ گئے، جاوید کو اسپتال لے جایا گیا مگر وہ پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔

"دانیال بھائی نے مجھے کال کی کہ میں کسی کو نہ بتاؤں کہ وہ ملتان میں تھے، میں نہ بتاتی مگر جاوید کی بھتیجی نادیہ نے سب کے سامنے پوچھ لیا کہ دانیال انکل کیوں اتنی سویرے ہمارے ہاں آئے تھے اور وہ بھی جاوید انکل کی غیر موجودگی میں..... مجھ سے کچھ بہانہ نہ بن پڑا، میں نے کہا کہ وہ کچھ سامان دینے آئے تھے اور جلدی چلے گئے تھے کیونکہ انہیں واپس جانا تھا، اس نے کہا کہ اس نے اس وقت ان کی گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھا تھا جب جاوید انکل صحن میں گرے پڑے تھے اور ان کی گاڑی لگ بھگ آدھا گھنٹا وہاں کھڑی رہی تھی! اب اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ اس کہانی کو نیا موڑ دیا جاتا، میں نے ایک نئی کہانی گھڑی اور بتایا کہ جاوید نے دانیال بھائی کو خود ہی آنے کو کہا تھا اور اس لیے دانیال بھائی کافی دیر سے آئے ان کا انتظار کر رہے تھے، ان کے آنے کے بعد دونوں کی آپس میں کوئی بات ہوئی اور دانیال بھائی کے جاتے ہی جاوید کھڑے، کھڑے صحن میں گر پڑے....."

"اب آپ یہ سب کچھ مجھے کیوں بتا رہی ہیں؟" میں نے سفاکی سے کہا۔ "ہماری مما کی زندگی میں زہر گھولتے ہوئے آپ نے نہیں سوچا کہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ آپ سے کتنا پیار کرتی ہیں۔ اب بھی! انہیں تو یہ ساری داستان آپ اپنے منہ سے سنائیں تو بھی انہیں یقین نہیں آئے گا کہ آپ سچ کہہ رہی ہیں..... اب کیا سمجھتی ہیں آپ کہ اس سب کی تلافی ہو سکتی ہے.....؟ آپ کی..... (میں بدکرداری کہتے، کہتے رک گئی) آپ نے اپنے فرشتوں جیسے معصوم شوہر کی جان لے لی، جانے اپنے ساس سسر کو بھی آپ نے ہی مارا ہو گا.....'' میں سسکنے لگی۔ ''مرنا تو آپ دونوں میں سے کسی ایک کو چاہیے تھا، پاپا کو یا آپ کو، آپ دونوں ساری بے حیائیاں کر کے زندہ دندناتے پھر رہے ہیں اور سزا پا گئے وہ.....''

''نادیہ نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے ہوتے ہوئے دیکھا ہے.....'' وہ جیسے خواب میں بولیں۔

''اسی نے کہا مجھ سے کہ میں اپنے گناہوں کا اپنی بہن کے سامنے اعتراف کروں ورنہ وہ سب کو چیخ، چیخ کر بتائے گی جو اس نے دیکھا تھا اور اس کی گواہی پر میں اور دانیال بھائی پھانسی کے پھندے تک پر لٹک سکتے ہیں، آپی سے بات کرنے کی تو ہمت نہیں میری، میں ان کی مجرم ہوں، میں ان کے سامنے کھڑی تک نہیں ہو سکتی، بس تمہیں بلایا کہ کم از کم میرے ضمیر کا بوجھ تو ہلکا ہو جائے..... تم نے تو کم عمری میں خود ہماری چوری پکڑی تھی، میں معصومیت اور پھر انتقام کی آگ میں جلتی ہوئی تباہی کے راستے پر آ گئی مگر مجھے انتقام کس سے لینا تھا..... دانیال بھائی تو عادی ہیں دوسری عورتوں سے تعلقات کے، میں کیوں ان کے پیچھے پاگل ہو گئی تھی.....''

''کم از کم اب انہیں میرے سامنے دانیال بھائی کہتے ہوئے ہی شرم محسوس کر لیں۔'' میں کہہ کر اٹھ گئی، اپنا سامان سمیٹا اور اپنی فلائٹ کے وقت سے بہت پہلے ہی ائر پورٹ پہنچ کر بیٹھ گئی..... میرے اندر توڑ پھوڑ جاری تھی، دل چاہ رہا تھا کہ ہر چیز کو آگ لگا دوں، نکلتے وقت میں نے انہیں خدا حافظ بھی نہیں کہا تھا، انہوں نے ہی میرا بازو بھاگ کر تھاما تھا اور کہا تھا۔

''بیٹیوں کی ماؤں کو..... ہر وقت اپنی آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں..... ان کے سگے باپ پر بھی اعتبار نہیں کرنا چاہیے، بس میں نے اپنی زندگی سے یہی سبق سیکھا ہے۔''

بڑے بوجھل دل سے میں لوٹی تھی، فلائٹ رات دیر سے پہنچی تھی، میں کھانا کھائے بغیر سو گئی، تھکاوٹ ہی تھکاوٹ تھی، جسمانی سے بڑھ کر ذہنی!

☆☆☆

''فاطش.....'' مما نے میرا دروازہ زور سے دھڑ دھڑایا تھا۔ ''جاگو جلدی!''

''کیا ہوا مما.....'' میں نے بیڈ سے اٹھ کر بھاگ کر دروازہ کھولا، میں سمجھی کہ صدف کی طبیعت خراب نہ ہو یا اسود.....

''تانیہ نے کیا کچھ خاص کہا تم سے؟'' وہ بوکھلائی ہوئی تھیں۔

''خاص..... مطلب؟'' مجھے سمجھ میں نہ آیا کہ مما کے سوال کا مقصد کیا تھا اور میں انہیں کیا جواب دوں۔

''فاطی.....'' مما میرے بیڈ پر ڈھے گئیں..... مجھے معلوم ہو گیا کہ کچھ بہت برا ہوا تھا۔

''کیا ہوا مما.....''

''تانیہ نے زہریلی گولیاں کھا کر خودکشی کر لی ہے.....'' میرا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا، سارا جسم سن ہو گیا، میرے کمرے کے دروازے پر پاپا کا چہرہ ابھرا اور میرے اندر سے پاپا کے لیے نفرت کی شدید لہر اٹھی.....!

عورت کے کتنے روپ ہیں یہ کوئی نہیں جان سکتا مگر ہر روپ کے پیچھے کسی نہ کسی مرد کا ہی عکس ہوتا ہے۔ زندگی کی راہوں میں ایسے ہی مرد اور عورت کی کہانی جن کے ہر روپ میں ایک نیا روپ تھا اور اسی نئے روپ کا اگلا باب پڑھیں اگلے شمارے میں.....

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY